احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 34
ہفتہ 7 شوال 1417ھ - 15 تبلیغ 1376ہش - 15 فروری 1997ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے۔ جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 23)

جو لوگ انتقام' غضب یا نکاح کو ہر حال میں برا مانتے ہیں' وہ بھی صحیفہ قدرت کے مخالف ہیں اور قویٰ انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربی ہو' نہ کہ ان کا استیصال کرے۔ رجولیت یا غضب جو خداتعالیٰ کی طرف سے فطرت انسانی میں رکھے گئے ہیں۔ ان کو چھوڑنا خدا کا مقابلہ کرنا ہے۔ جیسے تارک الدنیا ہونا یا راہب بن جانا۔ یہ تمام امور حق العباد کو تلف کرنے والے ہیں۔ اگر یہ امر ایسا ہی ہوتا' تو گویا اس خدا پر اعتراض ہے جس نے یہ قویٰ ہم میں پیدا کئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 21)

ہریک نور یا اندھیرا پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے

ہریک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہریک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تفرقہ۔ بغض اور عداوت کو بالکل چھوڑ دو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

ہر مدرسہ میں ایک رسہ ہوتا ہے۔ کچھ لڑکے ایک طرف سے پکڑتے ہیں اور کچھ دوسری طرف سے اور آپس میں کھیلتے ہیں۔ کبھی وہ فتح پا لیتے ہیں اور کبھی وہ اور کبھی رسہ بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر اللہ کریم فرماتا ہے۔ ہم نے بھی ایک رسہ بھیجا ہے۔ مگر سب مل کر ایک ہی طرف کھینچو۔ تفرقہ۔ بغض اور عداوت کو بالکل چھوڑ دو۔ ایسی کوئی بات تم میں نہ پائی جاتی ہو جس سے تفرقہ پیدا ہو۔ دیکھو تم طالب علموں میں سے کسی کا باپ اعلیٰ عہدہ پر ہے کوئی خوبصورت ہے کسی کے پاس مال و دولت بہت ہے۔ کوئی عقلمندی کا دعویٰ کرنے والا ہے۔ کوئی طاقت والا ہے۔ مگر ان پر ناز مت کرو۔ اور بھول میں مت پڑو۔ یاد رکھو اللہ ایک دن میں تباہ کر دیا کرتا ہے۔ بڑے بڑے امیروں اور دولتمندوں۔ کے بچوں کو میں نے بھیک مانگتے اور بھیک مانگ کر مرتے دیکھا ہے۔ اور بعضوں کو میں نے اپنے والدین کو گالی نکالتے دیکھا ہے کہ انہوں نے یہ پختہ حویلیاں اور در و دیوار بنائے ہیں اور ایسے محل بنا کر مر گئے ہیں کہ ہم آسانی سے بیچ بھی نہیں سکتے۔

خدا کے فضل اور رحمت کے امیدوار ہو۔ دیکھو ہم کس قدر بیٹھے ہیں۔ ایک (-) چھوٹے سے (پاک بات) نے ہم سب کو اکٹھے کر دیا ہے اور ایسے ملاپ کر دینے صرف اللہ کریم کا ہی کام ہے۔ انسانی کوشش سے یہ کام نہیں ہوا کرتے۔ خدا کے فضل سے ہی ہم اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اور اس طرح سے ہی بچ سکتے ہیں۔ کسی کی شکل پر حرکات پر غرض افعال اور اقوال پر کوئی چھیڑ چھاڑ کی بات نہ کرو۔ اور یہ اچھی طرح سے یاد رکھو کہ جو چڑ بناتے ہیں۔ اور تفرقہ ڈالتے ہیں۔ وہ عذاب عظیم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ بدی کا انجام ہمیشہ بد ہوتا ہے۔ اور سرخروئی اللہ کریم کی رحمت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

(از خطبہ 23۔ اگست 1907ء)

○○○

اعلان

○ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 20-فروری۔ دن کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اس سلسلہ میں اپنی کارکردگی کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

○○○

محترم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی انتقال فرماگئے

○ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مورخہ 12۔ فروری 1997ء کو ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 76 سال تھی۔ آپ 1921ء میں سیالکوٹ شہر میں پیدا ہوئے۔ 1935ء میں 14 سال کی عمر میں بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے آپ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر قادیان میں ضروری دینی تعلیم حاصل کرکے بطور معلم اصلاح و ارشاد 44-11-1 تا 80-7-1) قریباً 36 سال مختلف جماعتوں میں خدمات دینیہ بجالاتے رہے۔ بعدہ وکالت مال تحریک جدید کے انسپکٹر کے طور پر (81-2-11 تا 96-11-29) قریباً 15 سال خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران ایک لمبا عرصہ آپ الفضل کے آنریری انسپکٹر مقرر کئے جاتے رہے اور جماعتوں کے دوروں کے دوران الفضل کی توسیع اشاعت کا کام کرتے رہے۔ آپ کو خصوصی علمی شغف بھی حاصل تھا۔ چنانچہ ہمیشہ مضامین تحریر کرتے رہتے۔ آپ کے سینکڑوں مضامین روزنامہ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل میں شائع ہوئے۔ آپ 1943ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ آپ محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری اور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری باؤ عبداللطیف صاحب کے بہنوئی تھے۔

آپ کا جنازہ بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کروائی۔

احباب کرام اس مخلص فدائی پُرجوش داعی الی اللہ اور خادم احمدیت کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○○○

سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو' نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہ کی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

15- تبلیغ 1376 ھش 15 - فروری 1997ء

بیعت کا عہد - خدا کا خوف

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں۔ اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ۔ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے۔"

بیعت دراصل اس بات کا اقرار بلکہ اس کا پکا ارادہ اور عزم سے معتبر ہے کہ انسان اپنی زندگی پر غور کرتا ہوا اسے اس رنگ میں بدلنے کی کوشش کرے گا کہ اس کا دل نیکیوں کی طرف مائل رہے اور گناہوں سے اسے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ جیسا کہ ہم نے ان کالموں میں پہلے بھی کئی دفعہ کہا ہے کہ گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف مائل رکھنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمیں اس بات کا علم ہو کہ گناہ کیا ہے اور نیکی کیا ہے۔ اور اس علم کے بعد ہمارے دل میں یہ ارادہ پیدا ہو کہ ہم نے گناہ سے بچنا ہے اور نیکیاں کرنی ہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی انسان ایسا نہ کر سکے تو جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں بیعت کے الفاظ دہرا لینے سے انسان کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا بلکہ ان الفاظ کو بار بار دہرانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر بیعت کے بعد اپنے دل میں تبدیلی پیدا کرنی شروع کر دی جائے۔ تو یقیناً انسان محسوس کرے گا کہ اس نے بیعت کر کے اپنی زندگی بدلی ہے اور فائدہ اٹھایا ہے اور اس تبدیلی کی بنیاد خدا تعالیٰ کا خوف ہونا چاہئے۔

دراصل بیعت کی بنیادی بات تو خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کی صفات پر یقین ہے۔ اگر اس کی ذات پر ایمان پیدا ہو جائے اور اس کی صفات کا یقین ہو تو پھر انسان اپنی زندگی بدلتی دیکھتا ہے۔ ہر نیکی کرنے کو اس کا جی چاہتا ہے اور ہر بدی سے وہ ڈرتا ہے اور اسے چھوڑتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہی دل میں پیدا نہ ہو تو تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہوتا اگر انسان ویسا ہی رہے جیسا بیعت سے پہلے تھا تو اسے بیعت کا کوئی فائدہ نہیں۔

پس اس ارشاد کے مطابق ہم سب کا فرض یہ ہے کہ ہم بیعت پر غور کریں اور اپنے دل میں یہ عزم پیدا کریں کہ ہم نے اس سے فائدہ اٹھانا ہے اور فائدہ اس طرح اٹھانا ہے کہ ہم نے ہر نیکی کرنے کی کوشش کرنی ہے اور ہر گناہ سے بچنا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہمارے لئے ہماری بیعت کا عمل انتہائی مفید ثابت ہوگا۔ ہم خدا تعالیٰ کے خوف سے بدیاں چھوڑیں گے اور اس کی محبت کی بناء پر نیکیاں کریں گے۔ برے خیالات ہمارے دل سے یوں نکل جائیں گے جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔ اور ہمارے حالات یوں بدلنے شروع ہو جائیں گے جیسے کوئی طاقت ان کی تبدیلی کا عمل بروئے کار لا رہی ہے۔ اگر ہم اپنے ماحول میں دیکھیں اور اپنی زندگی کا بھی جائزہ لیں تو ہمیں یہ محسوس کرنا مشکل نہ ہوگا کہ ہر بے راہ روی جو کسی بدی یا گناہ پر منتج ہوتی ہے اس کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خوف الٰہی مفقود ہے۔ جو خدا تعالیٰ پر حقیقی معنوں میں ایمان نہیں لاتے اور اس کی صفات پر یقین رکھتے ہوئے انہیں اپنے پیش نظر نہیں رکھتے۔ وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اور جب انسان کی یہ کیفیت ہو جائے کہ وہ جو چاہے کرے تو بدی کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اور نیکی کی طرف کم۔ کہتے ہیں کہ نیکی تو اوپر کی طرف چڑھنے والی بات ہے۔ جو انسان کو تھکاتی بھی ہے اور ڈراتی بھی ہے۔ اور بدی نیچے کی طرف پھسلنے والی بات ہے۔ جس میں انسان کا زور بھی نہیں لگتا اور وہ بے بس ہو کر نیچے کی طرف جانا شروع ہو جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں اپنی زندگیوں کو بدلنے کی توفیق عطا کرے۔ یہ دعا بیعت کا ایک منطقی نتیجہ ہے۔ اور یہ دعا ایسی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اسے قبول کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے کہ وہ دنیا میں نیکی کو بڑھتے ہوئے اور گناہ کو کم ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہے۔ ہر وہ شخص جو نیکی پر مائل ہونے کی دعا کرے اسے یقین ہونا چاہئے کہ اس کی یہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے نیکیوں کی طرف لے جائے گا۔ اسی طرح جو شخص گناہ سے بچنے کی دعا کرے چونکہ اللہ تعالیٰ گناہ کو پسند نہیں کرتا اس لئے جو شخص گناہ سے بچنے کی کوشش کرے گا اور دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پسند بھی کرے گا اور اس کی مدد بھی کرے گا اور اس کے دل سے برے خیالات نکال دے گا۔ اور اس کے حالات کو بہتر بنا دے گا۔

پس آیئے ہم اس ارشاد سے یہ سبق لیں کہ خوف الٰہی گناہوں سے بچنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ خوف الٰہی سے ہمارا دل کبھی خالی نہیں ہونا چاہئے۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں اس کی بنیاد خوف الٰہی ہونی چاہئے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کو مد نظر رکھا جائے اور اس بات سے ڈرا جائے کہ ہم کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں یا کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا امکان ہو۔ پس خوف الٰہی کو بنیاد بناتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کریں اور لحہ بہ لحہ یہ دیکھیں کہ نیکی آپ کے دل میں گھر کرتی جا رہی ہے اور گناہ دل کو چھوڑتا جا رہا ہے۔ زندگی کا حقیقی مقصد حاصل کرنے کا سب سے بہتر طریق یہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

15- جنوری 1993ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مزید فرمایا (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل 4- فروری 1997ء)

مذہب خدا کی طرف سے ہے اور دین حق سب سے زیادہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ ناممکن ہے کہ مذہب سچا ہو اور مذہب کے نام پر دوسرے انسانوں سے تفریق کی اجازت دے۔ اس لئے جتنے مذاہب ہیں سب نے آغاز پر انسانیت کی تعلیم دی ہے۔ انصاف کی تعلیم دی ہے لیکن مذہب کے نام پر غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے انسانوں کو قتل کرنا' ان کی عزتیں لوٹنا' ان کی جان و مال کو نقصان پہنچانا یہ تو (-) مذہبی تعلیم ہے ہی نہیں۔ پس مذہب کے نام پر ایسی حکومت جو دوسرے انسان کے حقوق غصب کرنے کی تعلیم دیتی ہو وہ 'غیر مذہبی' غیر اسلامی غیر اصلاحی حکومت ہے (-) پس جہاں بھی آپ مذہب کو غلط سمجھتے ہیں وہ آپ کی سمجھ کا قصور ہے لیکن ایک راہنما اصول ہے جو کبھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ کبھی لغزش نہیں کھا سکتا۔ اللہ تمام کائنات میں قدر واحد ہے جس کے رشتے سے تمام رشتے درست ہو سکتے ہیں۔ اس رشتہ کو اگر نظرانداز کر دیں تو سب رشتوں میں زہر گھولے جائیں اور اس وحدت کا تقاضا یہ ہے کہ عالمی انصاف کی تعلیم دی جائے جو نہ ملکوں کو جانتا ہو۔ نہ مذاہب کو جانتا ہو۔ نہ رنگوں کو جانتا ہو۔ نہ نسلوں کو جانتا ہو۔ تمام دنیا میں قدر واحد ہو اور خدائے واحد و یگانہ کے نام پر انصاف کی تعلیم دی جائے اور انصاف کو سمجھا جائے اور اسے خدا کے نام پر حکومتوں میں نافذ کیا جائے تو یہ ایک ایسی تعلیم ہے جو تمام دنیا کے ہر مذہب کو قابل قبول ہونی چاہئے۔ کوئی منطقی دلیل' کوئی جذباتی دلیل اس کے خلاف چل ہی نہیں سکتی۔ پس پاکستان میں عدل کی حکومت قائم کریں۔ سعودی عرب میں عدل کی حکومت قائم کریں۔ ایران میں عدل کی حکومت قائم کریں اور پھر دنیا کو اس نام پر اپنی حکومتوں کی' اپنے طرز حکومت کی اصلاح کی دعوت دیں۔ یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجہ میں دنیا میں اصلاح ممکن ہے۔ اس کے بغیر تو جو فساد چل پڑے ہیں یہ آگے بڑھیں گے اور چلتے چلے جائیں گے۔ اس ضمن میں میں ایک یہ بات سمجھانی چاہتا ہوں کہ میں نے یہ جتنی باتیں کہی ہیں ان کے نتیجہ میں وہی رد عمل دکھانا چاہئے جس کی دین حق نے اجازت دی ہے اور دین حق کی تعلیم کا حسن یہ ہے کہ اس میں کوئی تضاد نہیں ہے جیسا کہ خدا کی کائنات میں کوئی تضاد نہیں ویسا ہی خدا کے کلام میں کوئی تضاد نہیں ہے اور تضاد کا نہ ہونا یہ تعلیم کے سچے ہونے کی ایک قطعی نشانی ہے۔ ایک طرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ دوسری طرف ایسے مسائل سامنے آتے ہیں کہ ایک وطن میں دوسرے اہل وطن کے خلاف ظلم ہو رہا ہے۔ ایک مذہب دوسرے مذہب پر ظلم کر رہا ہے۔ وہاں آپس کے ان جھگڑوں کا فیصلہ کس اصول پر ہو گا۔ کیا وطن کی محبت کا یہ تقاضا ہو گا کہ ظالموں کا ساتھ دیا جائے یا اگر ظالموں کا ساتھ نہ دیا جائے اور مظلوموں کا دیا جائے تو کیا یہ بات وطن سے غداری کے مترادف ہو گی۔ یہ بڑے گھمبیر مسائل ہیں جو دنیا کے حالات پر نظر ڈالنے سے خود بخود اٹھ کر نظر کے سامنے آتے ہیں دین حق جو یہ کہتا ہے کہ وطن کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ وہ ان مسائل سے کیسے نپٹتا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کا یہ ارشاد میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں ان سب مسائل کی کنجی موجود ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے محبت کرو اور اس کی مدد کرو۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو خواہ وہ مظلوم ہو۔ اب یہ حصہ سن کر ایک دم انسان کا ضمیر جھنجھوڑا جاتا ہے اور فوراً یہ رد عمل پیدا ہوتا ہے کہ ہیں! ظالم کی مدد؟ بھائی کی مدد تو ضروری ہے۔ یہ بات سمجھ آجاتی ہے لیکن بھائی ظالم بھی تو ہو سکتا ہے۔ پھر کیا کریں گے۔ ہاں ظالم کی مدد کرو مگر ظالم کی مدد اس کے ظلم کے ہاتھ روک کر کرو۔ کتنی عظیم الشان تعلیم ہے جو عصبیت کی تعلیم کی بجائے اچانک ایک دم عالمگیر ہوتی ہوئی نظر آجاتی ہے۔ پہلا فقرہ سن کر لگتا تھا کہ عصبیت کی تعلیم دی جا رہی ہے جب اس کی تشریح سنی تو یوں لگا کہ یہ تو ایک حیرت انگیز عالمگیر تعلیم ہے اس کے سوا انسانی مسائل کا حل ممکن ہی نہیں ہے۔

میں نے خدا کے فضل سے دنیا کے بہت سے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے مگر ایسا خوبصورت موتی میں نے کسی اور سمندر میں نہیں پایا۔ ایسا عظیم الشان جوہر ہے جو اپنی چمک میں ایسی تابانی رکھتا ہے کہ کل عالم کو روشن کرنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ اس تعلیم کو اگر دنیا میں جاری کیا جائے تو وطن کی محبت سے ٹکرائے بغیر انسان کی خدمت کی جاسکتی ہے اور ظلم کے خلاف احتجاج کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً امریکہ کا احمدی جو اس وقت میری بات کو سن رہا ہے اس سے میں یہ کہوں گا کہ اپنی وطن کی محبت کو قربان نہ کرو (-) اپنے بھائیوں کے ساتھ ظلم سے روکنے کے لئے (سعی) کرو۔ امریکہ جو غیر قوموں پر ظلم کر رہا ہے اور دن بدن زیادہ رعونت کا مظاہرہ کر رہا ہے اگر تم نے اپنے وطن سے محبت کرتے ہو تو سب سے پہلے تمہارا فرض ہے کہ تم امریکہ کے ہاتھ روکنے کی کوشش کرو۔ اگر انگلستان کسی اور ملک پر ظلم کرتا ہے تو انگلستان کے احمدیوں کا فرض ہے اور اولین فرض ہے کہ وہ اس ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے بھائیوں کو بتائیں کہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے ملک پر ظلم کا داغ لگے اور اس طرح ان کے ہاتھ روکنے کی کوشش کریں۔ امرواقعہ یہ ہے کہ اگر باہر سے ہزار آوازیں بلند کی جائیں تو امریکہ پر ایسا اثر نہیں پڑ سکتا جیسے امریکہ سے ایک آواز بلند ہونے پر پڑ سکتا ہے کیونکہ وہاں ابھی جمہوری قدریں زندہ ہیں۔ وہاں آواز کی قیمت ہے مگر بیرونی آواز کی نہیں اندرونی آواز کی قیمت ہے۔ بیرونی آواز کی قیمت تو اس وقت ہوا کرتی ہے جب ایک ملک کمزور ہو۔ جب ملک طاقتور ہو جائے کہ طاقت کے نشے میں ہوش گنوا بیٹھے تو باہر کی آواز کی کوئی بھی قدر و قیمت باقی نہیں رہا کرتی۔ پھر اندر کی آواز ہی ہے جو کچھ اثر دکھا سکتی ہے۔ پس یہ امرواقعہ ہے کہ باہر کی ہزار آوزوں میں وہ طاقت نہیں جو امریکہ کی ایک آواز میں ہے۔ وہاں کے احمدیوں کو چاہئے کہ سارے ملک میں مہم شروع کر دیں اور اپنے اہل وطن کو یہ تضاد کھول کر دکھائیں۔ ان کو کہیں کہ تم نے ہمیں بدنام کر دیا۔ عالم میں ہماری ناک کاٹ دی ہے۔ ہمیں غیر قوموں کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے کی توفیق باقی نہیں رہی۔ اسی لئے ہم ان سب پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہیں ورنہ اگر آئندہ ایسی حکومتیں ووٹ لینے کے لئے آئیں گی تو ان کو ووٹ نہیں دیئے جائیں گے۔ طاقت ملی تھی۔ دنیا کے سامنے نیک کام کرنے کی توفیق ملی تھی اور امریکہ کے نام کی عزت بڑھانے کی توفیق ملی تھی۔ ایک نیا عالمی نظام واقعتاً پیدا کرنے کی توفیق ملی تھی۔ یہ ساری توفیق ملی تھی۔ یہ ساری توفیقیں ظلم کی بھینٹ چڑھا دی گئیں۔ ذاتی تکبر کے نام پر قربان کر دی گئیں۔ کتنا بڑا ظلم ہے۔ پس اس ظلم کے خلاف امریکہ کے احمدی کو احتجاج کرنا چاہئے۔

اور اسی طرح اور ہندوستان کے (احمدیوں) کو ہندوستانیوں کے ہاتھ ظلم سے روکنے چاہئیں۔ ان کو باقاعدہ ہندوستان کی سطح پر ایک جدوجہد کرنی چاہئے اور میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انسانی قدریں واقعتاً مری نہیں ہیں۔ یہ دب جایا کرتی ہیں۔ شرافت کی آواز کا گلا ہمیشہ کے لئے نہیں گھونٹا گیا۔ شرافت کی آواز اندر اندر ضرور بولتی رہتی ہے۔ اندر کے کان سنتے ہیں لیکن باہر آواز نہیں جایا کرتی۔ ایسا ماحول قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ شراف کو تقویت ملے۔ اس کی حوصلہ افزائی ہو۔ وہ آواز جو انسان اندر سے سنتا ہے وہ باہر کے کان بھی سننے لگیں اور اس کے لئے بعض دفعہ قومی حالات کے بدلنے کے نتیجہ میں شرافت کی جرأتیں جاگ جایا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ بلکہ اکثر اوقات اگر بار بار نیکی کی تعلیم دی جائے اور اخبارات میں خطوں کے ذریعہ یا دوسرے مضامین کے ذریعہ یا ریڈیو ٹیلی ویژن پر توفیق ملے تو اس پر اپنے خیالات کے اظہار کے ذریعے قوم کی آراء پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جائے۔ اہل قوم کے خیالات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جائے تو یہ ذریعہ کامیاب ہوتا ہے۔ کلام الٰہی نے چھوٹے چھوٹے نکتے بیان فرمائے ہیں جو حیرت انگیز طور پر وزن رکھنے والے ہیں اور بہت ہی عظیم نکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا (-) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو نصیحت کرتا چلا جا۔ نصیحت کرتا چلا جا۔ کبھی مایوس نہ ہونا۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ (-) یہ نصیحت ضرور اثر کر کے دکھاتی ہے۔ پس رائے عامہ کو بدلنے کے لئے قومیں جو ارب ہا ارب ڈالر اور سٹرلنگ بہاتی ہیں اور ان کاموں پر اتنی دولتیں صرف کرتی ہیں یہ در حقیقت حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے اس نکتہ کا پھیلاؤ ہے۔ ایک قطرے سے بنا ہوا سمندر ہے۔ مگر وہ قطرہ ہے کہ جن دلوں کو وہ سمندر بنانے کے لئے آسمان سے اترا تھا ان دلوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ غیروں کے دلوں نے' ایک ایک دل نے اس کو قبول کیا اور دنیا میں اربوں ایسے انسان ہیں جن کا دین حق سے کوئی تعلق نہیں لیکن انہوں نے اپنی قومی عظمتیں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے حاصل کی ہیں اور بحال رکھی ہیں۔ یہ پروپیگنڈا کی دنیا ہے مگر پروپیگنڈا کی دنیا بدنصیبی سے جھوٹے پروپیگنڈا کی دنیا ہے۔ نصیحت تو مانی لیکن غلط کر کے مانی۔ گھونٹ تو پیا لیکن کڑوا کر کے زہر ملا کر پیا۔ ایسا گھونٹ ہے جو بالآخر ان قوموں کو بھی ہلاک کر دے گا۔ غیروں کو اس نے کہاں شفاء بخشی ہے۔

○○○

ایک اچھی بات

بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی صرف دعا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

خدا کے ماننے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ شرک نہ کریں۔ شرک کا مطلب میں اس لئے بتاتا ہوں کہ کئی پڑھے لکھے مرد بھی شرک نہیں جانتے تاکہ تم اس سے بچ کر خدا کے غضب سے بچو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سب گناہ بخش سکتا ہوں مگر شرک کو ہرگز نہ بخشوں گا۔ پس شرک سے بچنا بہت ضروری ہے۔ شرک کی باتیں جن سے بچنا چاہئے یہ ہیں کہ اول بڑے ادب کے طریقے اور عبادت کے طریقے خدا کے سوا اور کسی سے نہ برتیں۔ ادب کی بڑی باتیں یہ ہیں جھکنا یا کسی کے سامنے ہاتھ باندھنا یا ہاتھ جوڑ کر جھک جانا۔ یا سجدے میں گر جانا۔ یا گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جانا۔ یہ تمام قوموں میں بڑے ادب کی باتیں ہیں۔ اگر یہ ادب کے طریقے ہم اوروں سے برتیں تو پھر ہم خدا کا ادب کیسے کریں گے۔ کیونکہ خدا جو سب سے بڑا ہے اس کا ادب بھی سب سے بڑا ہونا چاہئے۔ اس لئے یہ تمام ادب کے طریقے خدا ہی کے آگے برتنے چاہئیں۔ کسی کے آگے جھک جانا ہاتھ باندھنا یہ شرک ہے اور بڑے گناہ کی بات ہے۔ یہ ساری باتیں ہیں جو آخری درجے کا ادب ہیں ہم اگر کسی دوسرے کا بھی اتنا ہی ادب کریں تو ہم نے اس کو خدا کا شریک بنا دیا۔ جو منع ہے۔ اس لئے اس قسم کے سارے کام منع ہیں۔

2- دوسرے شرک کی بات ہے کہ خدا کی طاقت کی باتیں بندوں میں سمجھ لینا۔ مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں شخص بیماروں کو اچھا کرتا ہے شرک ہے۔ قبروں پر دیئے جلانا بھی شرک ہے۔ کسی بندے سے اتنی محبت کرنا جتنی خدا سے کی جانی چاہئے یہ بھی شرک ہے۔

3- عبادت کی پابندی کرو۔ جو شخص عبادت کی پابندی نہیں کرتا وہ کبھی ایمان حاصل نہیں کر سکتا۔

یادرفتگان

محمد اعظم فاروقی حافظ آبادی

محترم مولانا مقبول احمد ذبیح

یہ ان دنوں کی بات ہے جب محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب حافظ آباد کے مربی تھے خاکسار اس وقت چھٹی کلاس کا طالب علم تھا۔ مجھے اب بھی یاد ہے کہ ایک دن میرے والد صاحب نے عبادت پڑھنے کے بعد بیت الذکر میں میرا ہاتھ محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب کے ہاتھ میں تھما دیا۔

اور کہا کہ مربی صاحب اس ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑلیں میں یہ لڑکا آپ کو دیتا ہوں یہ آپ ہی کا بیٹا ہے اسے کلام الٰہی پڑھائیں یہ آپ کے پاس ہی رہا کرے گا اور آپ کی خدمت بھی کرے گا اس وقت محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب نے تبسم فرمایا اور پھر میرے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا اچھا یہ میرا بیٹا ہے تو پھر ٹھیک ہے خاکسار اکثر بیت الذکر میں ہی محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب کے پاس رہتا تھا۔

سکول سے گھر آنے کے بعد ان کے پاس چلا جایا کرتا تھا مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں نے محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب سے کلام الٰہی پڑھا ہے۔ محترم مولانا صاحب جب حافظ آباد کے گرد و نواح میں دیہاتی جماعتوں کے دورہ پر تشریف لے جاتے تو خاکسار بھی اکثر ساتھ ہوتا تھا بعض لوگ خاکسار کو مربی صاحب کا تھیلہ چک کہا کرتے تھے (مراد خدمت گزار) خاکسار کو یہ بابرکت سعادت بھی حاصل ہے کہ کئی مرتبہ ان کی جرابیں بنیان اور کپڑے خود اپنے ہاتھ سے دھو کر اور استری کرکے انہیں پیش کیے ایک مرتبہ انہوں نے مجھے فرمایا کہ جس طرح تم میری خدمت کرتے ہو اگر اپنے آپ کو وقف کردو تو لوگ تمہاری بھی اسی طرح خدمت کریں گے ان کی بات بعینہ پوری ہوئی ایک دفعہ جب ہم جماعت ڈاہراں والی جارہے تھے تو شدید بارش شروع ہوگئی میں نے عرض کیا کہ مربی صاحب واپس چلتے ہیں فرمانے لگے نہیں کیا ہم بارش سے ڈر کر جماعتی کام چھوڑ دیں ضرور جانا ہے ادھر اللہ کی قدرت دیکھیے کہ جب ہم مین سڑک پر بس سے نیچے اترے تو بارش بھی رک گئی فرمانے لگے دیکھا بارش ہماری کتنی خیرخواہ ہے۔ جب ہم سڑک سے نیچے اترے تو بہت کیچڑ تھا ہمارے جوتوں کو بھی کیچڑ لگ گیا خیر۔ ہم چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیوں پر سے گزرتے ہوئے جارہے تھے تو فرمانے لگے کہ اللہ کے دین کے لئے تکلیف تو برداشت کرنی ہی پڑتی ہے۔ اکثر مجھے فرمایا کرتے تھے کہ تم میری طرح مربی بن کر دین کی خدمت کرنا۔ محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب بڑے دعاگو بزرگ نہایت شفیق مہربان بڑے باعمل عالم اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے جب وہ حافظ آباد سے ٹرانسفر ہوکر زمبیا چلے گئے تو مجھے ان کی یاد بہت ستاتی تھی 1989ء میں جب وہ زمبیا سے پاکستان واپس تشریف لائے تو ایک دن دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ہماری ملاقات ہوئی میں نے جناح کیپ پہنی ہوئی تھی فرمانے لگے لگتا ہے تم مربی بن گئے ہو میں نے عرض کیا مربی تو نہیں معلم بن گیا ہوں کہنے لگے اچھا ایک ہی بات ہے اور کام بھی ایک ہے۔

آج خاکسار محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں سے اور محترم ذبیح صاحب کی دعاؤں اور تربیت سے بطور معلم وقف جدید میرابھڑ کا میرپور آزاد کشمیر میں سلسلہ کی خدمات بجا لارہا ہے 20۔ جنوری 1997ء کے اخبار الفضل میں محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب کی وفات کی خبر نے چونکا دیا اور وہ تمام نصیحتیں اور وہ تمام سنہری اور بابرکت لمحات جو ان کے ساتھ گزارے تھے یاد آ گئے۔

آہ ذبیح صاحب۔ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ کتنے عظیم اور کتنے پیارے انسان تھے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آخر پہ میں اپنی جماعت کے جوان اور گرم خون بھائیوں سے یہ ضرور کہوں گا کہ آئیں اور اپنے آپ کو للہ وقف کریں تاکہ ہم بنی نوع انسان کے عقائد کی اصلاح کرسکیں یہ تھے محترم مولانا صاحب کے افکار جو انہوں نے مجھے عطا فرمائے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کو آگے پھیلایا جائے خدا ہماری مدد کرے آمین۔

OOO

ہماری تاریخ

جماعت احمدیہ کے افراد نے ہمیشہ خدمت خلق میں بھرپور کردار ادا کیا ہے اور بغیر کسی تمیز کے مصائب میں مبتلا لوگوں کی ہر ممکن مدد کی ہے۔

1955ء میں سیلاب آئے تو جماعت نے خود مصیبت میں مبتلا ہونے کے باوجود دوسروں کو تباہی سے بچانے کے لئے اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

الفضل میں شائع شدہ ایک رپورٹ پیش خدمت ہے یہ ہماری سنہری تاریخ کا حصہ ہے۔

(ادارہ)

حالیہ سیلابوں کے وقت قادیان کے درویشوں نے ضلع کے سیلاب زدہ علاقوں میں مصیبت زدہ عوام کو ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے میں جو شاندار خدمات سرانجام دیں۔ مشہور ہفت روزہ اخبار "ریاست" دہلی نے اپنی حالیہ اشاعت میں ان کی ان شاندار خدمات کو زوردار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اور اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ قادیان کے احمدی حضرات اس وقت خود مصیبت میں مبتلا تھے۔ لیکن جب انہوں نے دیہات کی تباہی کی خبریں سنیں۔ تو وہ اپنی مصیبت کو بھول گئے۔ اور خدمت خلق کے حقیقی جذبے کے ماتحت دوسروں کو تباہی سے بچانے میں مصروف ہوگئے۔ معزز معاصر کے ادارتی نوٹ کو ہم ذیل میں من و عن نقل کررہے ہیں۔

اس سال سیلاب کے باعث پنجاب میں جو تباہی نازل ہوئی اس کی مثال پچھلی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ امرتسر اور گورداسپور وغیرہ اضلاع میں گھروں کے اندر چھ چھ فٹ تک پانی پہنچ گیا۔ جس کے باعث نوے فیصدی مکانات کو نقصان پہنچا اور قادیان ضلع گورداسپور سے جو اطلاعات آئی ہیں۔ ان کے مطابق وہاں کے احمدی جماعت کے 70-75 فیصدی کے قریب مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ اور مکانات میں جو سامان تھا وہ الگ تباہ ہوا۔ اور یہ واقعہ دلچسپ ہے کہ قادیان کے احمدی حضرات نے جب قریب کے دیہات کی تباہی کی خبریں سنیں۔ تو یہ اپنی تباہی کو بھول گئے۔ اور انہوں نے دیہات میں جاکر ان لوگوں کو بچایا جو دیہات بالکل ہی تباہ ہوچکے تھے۔ اور اب بھی یہ لوگ ان دیہات کے لوگوں کے لئے غلہ اور کپڑے پہنچانے میں مصروف ہیں۔

ایک درویش کا شعار یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی ضرورت کے مقابلے پر دوسرے کی ضرورت کو ترجیح دے۔ یعنی اگر کوئی دوسرا شخص بھوکا ہو تو۔ خود بھوکا رہتے ہوئے بھی اپنا کھانا دوسروں کو دے۔ درویشانہ زندگی کے اس اصول کے مطابق قادیان کے ان احمدی حضرات کو یقیناً درویش قرار دیا جاسکتا ہے۔ جو سیلاب کی تباہی کے دنوں اپنی مصیبت کو بھول گئے۔ اور جنہوں نے اپنے گرچکے یا گررہے مکانات کی پروانہ کرتے ہوئے دیہات میں پہنچ کر دیہاتیوں کو سیلاب کی تباہی سے بچانے کی کوشش کی۔ اور خدا کی مخلوق کی خدمت کو اپنا فرض قرار دیا۔ احمدی جماعت ایک مذہبی جماعت ہے اور ہمارا یہ پچھلا تجربہ ہے۔ کہ اس جماعت میں نیک اور بلند لوگ دوسرے مذاہب کے مقابلے پر اوسطاً زیادہ

باقی صفحہ 7 پر

O

ہر لحظہ رہے ذکر انہیں کا مرے آگے
ہوتا رہے اس حُسن کا چرچا مرے آگے

اے کاش! کہ آجائے کسی روز کسی وقت
وہ راحتِ جاں، جانِ تمنّا مرے آگے

سمجھائے مجھے رازِ جہاں دل میں اتر کر
لے آئے حقیقت کا، وہ نقشہ مرے آگے

اوہام کے ہر نقش کو وہ دل سے مٹا دے
ایقاں کے رکھے ساغر و مینا مرے آگے

تدبیر کے حیلوں سے میں تقدیر کو پاؤں
آئینہ بنے ہستیٔ اشیا مرے آگے

ہر شے کو مسخر کیا خلّاق جہاں نے
معمور ہے خدمت پہ یہ دُنیا مرے آگے

ملتی ہے سزا اور جزا کچھ تو یہاں بھی
دُکھ سُکھ کا ہے ہر روز نظارا مرے آگے

بدلا ہے نہ پیمانہ، نہ بدلی ہے مئے عشق
ساقی ہے وہی آج پُرانا مرے آگے

ہے اب تو یہی ایک تمنّا مرے دل میں
دنیا مرے پیچھے ہو تو عُقبیٰ مرے آگے

ناصؔر میں زمانے کی ہَوا دیکھ رہا ہوں
آئینۂ ایّام ہے گویا مرے آگے

سیّد محمد الیاس ناصر دہلوی

ہماری تاریخ

حضرت مولانا عبدالرحیم درد کی آخری تقریر

ماریشس سے آئے ہوئے احمدی احباب کو خوش آمدید کہنے اور بیرونی ممالک میں جانے والے مربیان (دین حق) کوالوداع کہنے کے لئے جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے 2 دسمبر 1955ء کی رات کو جو عشائیہ ترتیب دیا گیا تھا اس میں حسن اتفاق سے صدارت کے فرائض حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے سر انجام دئے تھے۔ اس موقعہ پر محترم درد صاحب نے جو صدارتی تقریر ارشاد فرمائی وہ آپ کی زندگی کی آخری تقریر تھی۔ کیونکہ اس کے چند روز بعد ہی آپ رحلت فرما گئے۔ اس تقریب کی روئیداد الفضل مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی ہے۔ ہم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی تقریر کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

دنیا میں حقیقی (دین حق) کو پھیلانے اور اسے ترقی دینے کے لئے جامعۃ المبشرین کو ترقی دینا اور جو خدمت یہ سرانجام دے رہا ہے اسے بہتر طور پر جاری رکھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ ادارہ ایسے مربی تیار کرتا ہے جو بیرونی ممالک میں اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں (دین حق) کا درد رکھنے والے غیر ملکی نوجوان بھی اس روح اور اس جذبہ کے ماتحت دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں کہ وہ اپنے وطنوں میں واپس جاکر لوگوں کو صحیح سیدھے راستے کی طرف بلائیں گے۔ جس پر گامزن ہو کر وہ خود فوز و فلاح سے ہمکنار ہوئے ہیں۔ اس امر کے پیش نظر اس ادارے کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا دوسرے ممالک میں حق کو پھیلانے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ خود ان ممالک کے اہل نوجوانوں کو بلا کر ان میں احمدیت کی روح داخل کر جائے۔ یہاں کے مخصوص روحانی ماحول میں ان کے اندر جو ذہنی انقلاب رونما ہو گا وہ کسی ایک مربی کے جانے سے بدرجہ اتم رونما نہیں ہو سکتا۔ جب بیرونی ملکوں کے احمدی نوجوان یہاں آکر جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کرتے ہیں تو انہیں یہاں حضرت امام جماعت سے ملاقات کرنے آپ کے روح پرور ارشادات سننے اور دیگر علمی اور دینی مصروفیات میں حصہ لینے کا موقعہ ملتا ہے۔ یہ سب امور ان کے اندر وہ ذہنی انقلاب پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں کہ جو احمدیت انسانوں میں پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اس انقلاب کے بعد جب وہ اپنے وطنوں کو واپس جائیں گے تو وہ احمدیت کی ایک زندہ تصویر ہوں گے اور ان کا ایک ایک لفظ تاثیر سے لبریز ہو گا۔

دوران تقریر میں آپ نے فرمایا انگلستان میں عیسائیت اسی طرح پھیلی تھی۔ کہ اٹلی والوں نے انگلستان کے نوجوانوں کو اپنے ہاں بلایا انہیں عیسائیت کے رنگ میں رنگین کیا اور پھر انہیں ان کے ملک میں واپس بھیج دیا۔ روم میں نوجوانوں کی آمد کا یہ سلسلہ برابر جاری رہا حتی کہ سارا انگلستان عیسائی ہو گیا۔ آپ نے غیر ملکوں کے احمدی نوجوانوں کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے کی اہمیت کو مزید واضح کرتے ہوئے بتایا کہ ابتدا میں نائیجریا (مغربی افریقہ) سے عبدالرحیم سمتھ نامی ایک شخص قادیان آیا تھا۔ اس وقت جامعۃ المبشرین کی طرز پر کوئی ادارہ نہیں تھا۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ وہ وہاں رہے اور تعلیم حاصل کرے لیکن ہم اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور وہ واپس چلا گیا۔ اسی طرح نائیجریا کے ایک اور شخص جبریل مارٹن نے انگلستان میں جماعت سے تعلق قائم کیا۔ لیکن اسے وہاں وہ ماحول میسر نہ آسکا جو جامعۃ المبشرین جیسے ادارے میں میسر آسکتا تھا۔ وہ شخص انگلستان سے بیرسٹری کرنے کے بعد نائیجریا واپس چلا گیا۔ چونکہ اس میں پوری طرح ذہنی انقلاب برپا نہ ہوا تھا اس لئے اس نے ٹھوکر کھائی اور وہاں جماعت میں ایک فتنہ پیدا کرنے کا موجب بن گیا۔ حضرت صاحب نے فوراً وہاں کے مربی کو نئی جماعت بنانے کی ہدایت کی چنانچہ حضرت صاحب کی خاص توجہ اور نگرانی کے تحت دیکھتے ہی دیکھتے وہاں ہزاروں کی تعداد میں ایک نئی جماعت قائم ہو گئی۔ نائیجریا میں از سر نو نہایت قلیل عرصہ میں جماعت کا قائم ہو جانا اس امر پر دال ہے کہ حضرت امام جماعت (-) ہیں اور کوئی شخص بھی جماعت میں فتنہ برپا کر کے آپ کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کی کئی مثالیں ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور ہم سب اس حقیقت کے چشم دید گواہ ہیں۔ اس قسم کے واقعات سے جامعۃ المبشرین جیسے انتہائی مفید ادارے کی اہمیت اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ پس غیر ملکی نوجوانوں کا خالص احمدی ماحول میں تربیت پانا اور پھر اپنے وطنوں میں واپس جاکر احمدیت کو پھیلانا اپنے اندر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ادارہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس الہام کو کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی پورا کرنے کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔

مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے غیر ملکی مہمانوں کی آمد اور بیرونی ملکوں میں جانے والے مربیان احمدیت کی روانگی کے موقعہ پر ایک ایسی تقریب منعقد کر کے جس سے جامعۃ المبشرین کی اہمیت واضح ہوتی ہے فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ میں اس تقریب کے انعقاد پر ان کو مبارکباد دیتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فرائض سمجھنے اور انہیں کماحقہ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

اس بصیرت افروز تقریر کے بعد صاحب صدر مولانا عبدالرحیم صاحب درد (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے دعا کی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

OOO

یادرفتگان

محترم چوہدری محمد علی صاحب

محمد احسن محمود

پچھلے کئی دنوں سے میرے دل و دماغ پر اس محترم ہستی کی یادیں حاوی ہیں ایسی معزز اور محترم ہستی جس کا خون میری رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ جس کی دعاؤں کے طفیل میں آج پر سکون زندگی گزار رہا ہوں۔ وہ پیاری ہستی میرے بہت ہی پیارے ابو جان ہیں جو 1993ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت ہی صابر و شاکر' حوصلہ مند' نہایت سادہ اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے والے تھے۔ آپ فیصل آباد کے ایک گاؤں بچیانہ میں پیدا ہوئے۔

ہمارے دادا نے بیعت کرنے کے بعد ہمارے والد صاحب کو مدرسہ احمدیہ ربوہ میں داخل کروایا۔ طالب علمی کے زمانہ میں ہی آپ کی شادی انور بیگم صاحبہ ساکنہ لاہور سے طے پائی۔ کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ میں رہنے کے بعد جب آپ کامیاب نہ ہو سکے تو ایک دوست کے مشورہ پر آپ واپس گاؤں جانے کی بجائے کراچی آ گئے۔ آپ شروع ہی سے سخت محنتی تھے۔ اور جماعتی کام بڑی دلچسپی سے کرتے تھے۔ کراچی آکر آپ نے مختلف شعبوں میں کام کیا حضرت امام ثالث کے زمانہ میں آپ قائد مجلس ڈرگ روڈ بھی رہے۔ آپ کی ان تھک کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں مجلس ڈرگ روڈ پاکستان بھر میں اول قرار پائی اور جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امام ثالث کے ہاتھوں علم انعامی بھی ملا۔ حضرت صاحب سے انعام لیتے ہوئے آپ کی آج بھی تصویر موجود ہے۔ آپ نے کراچی میں رہ کر تقریباً ہر شعبہ میں کام کیا۔ مجھے یاد ہے کہ ان دنوں ہم بہت چھوٹے تھے۔ اور ہمارا گھر ہر وقت مہمانوں سے بھرا رہتا تھا۔ اور جلسہ کے دنوں میں بہت سے غیر ملکی جلسہ سننے کے لئے آیا کرتے تھے۔ جن کے ٹھہرانے کا انتظام بھی آپ کے ذمہ ہوتا تھا۔ اور جس وقت آپ کو اطلاع ملتی آپ اسی وقت نکل پڑتے۔ نہ رات دیکھتے تھے نہ دن۔ اور کبھی کوئی مہمان رات کی فلائٹ پر آتا تو اس کے انتظار میں ساری ساری رات ائرپورٹ پر گزار دیتے۔

آپ نے نائب قائد ضلع خدام الاحمدیہ کراچی کے طور پر بھی کام کیا۔ حضرت امام جماعت الرابع جب کراچی کے دورہ پر آتے تو آپ ہمیں حضرت صاحب سے ملانے کے لئے جاتے۔ آپ جامعہ احمدیہ میں کامیاب تو نہ ہو سکے مگر آپ نے جامعہ کا لباس آخر عمر تک قائم رکھا اور ہر وقت جناح کیپ' شیروانی پہنتے۔ آپ نے ہومیو پیتھک کا کورس کر کے پرائیویٹ کلینک بھی کھولا۔ جو تقریباً دس سال تک رہا۔ آپ غریب غرباء کو مفت دوائی دیا کرتے تھے۔ آپ نہایت ہی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ مجھے نہیں یاد پڑتا کہ آپ نے گھر میں کسی کو کبھی مارا ہو۔ یا کبھی کسی کو ڈانٹا۔ آپ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ اور جب وقف نو کے سیکرٹری بنے تو آپ نے بچوں کے لئے مختلف جماعتوں میں کلاسیں شروع کروائیں۔ اور ان کے لئے بڑی محنت سے ایک نصاب بنایا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں میں منتظمین بنائے۔ اور ان کو بیج بنوا کے دیئے۔ اور ہر بچہ آپ کی کلاس میں بڑے شوق سے آتا۔ کلاس کے ساتھ ساتھ بچوں کی کھیلوں کا بھی انتظام کرتے۔ مختلف جگہوں پر ہونے والی کلاسوں کا پھر ایک جگہ جلسہ بھی کرواتے۔ جب آپ نے کوئی کام شروع کرنا ہوتا تو آپ اس کے لئے بڑی سوچ بچار کرتے اور انتظامی معاملات میں آپ کو مہارت حاصل تھی۔

آپ ہمیشہ مسکراتے رہتے اور ہم سب بہن بھائی آپ کے ساتھ نہایت بے تکلف تھے۔ رات کو جب آپ کلینک سے واپس آتے تو سب مل بیٹھتے۔ الغرض آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی جماعتی کاموں کے لئے وقف کر دی تھی۔ زندگی کے آخری چند سالوں میں شوگر کے مرض میں مبتلا رہے۔ پھر اچانک موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے کار سے ایکسیڈنٹ ہو گیا اور دس پندرہ دن کے بعد ہارٹ اٹیک کا شدید حملہ ہوا۔ اور اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اگلے ہی روز آپ کا جسد خاکی بذریعہ ہوائی جہاز فیصل آباد لایا گیا۔ اور پھر ربوہ لاکر بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے پیارے ابو جان کو اپنے خاص قرب کا مقام بخشے اور ہمیں بھی ہمیشہ اعلیٰ اخلاق اور قربانیوں میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

OOO

دعا کرتے رہو اور کراتے رہو

دعا کرتے رہو اور کراتے رہو (-) طبیعت پر جبر کر کے جو کام کیا جاتا ہے ثواب اسی کا ہوتا ہے اور اسی کا نام نفس لوامہ ہے کہ طبیعت آرام کرنا چاہتی ہے اور محبوبات نفسانی کی طرف کھچی جاتی ہے۔ مگر بزور اسے مغلوب کر کے خدا کے احکام کے ماتحت چلاتا ہے اس لئے اجر پاتا ہے۔ ثواب کی حد نفس لوامہ تک ہی ہے اور اسے ہی خدا نے پسند کیا ہے۔ چنانچہ "کلام الہی" میں بھی قسم نفس لوامہ کی ہی خدا نے کھائی ہے۔ مطمئنہ کی نہیں۔ مطمئنہ میں جاکر ثواب نہیں رہتا۔ کیونکہ وہاں کوئی کشاکشی اور جنگ نہیں۔ وہ تو امن کی حالت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت کو روس کی طرف سے ایٹمی ہتھیاروں کی فراہمی

امریکہ نے روس سے کہا ہے کہ وہ بھارت کو ایٹمی شعبے میں مدد مہیا نہ کرے۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ امریکی محکمہ خارجہ' جسے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کہا جاتا ہے' نے کہا ہے کہ روس کو چاہئے کہ وہ بھارت کو دو ایٹمی ری ایکٹروں کی فروخت کا منصوبہ منسوخ کر دے کیونکہ بھارت نے ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے بارے میں بین الاقوامی تحفظات کو تسلیم نہیں کیا۔

دریں اثناء امریکہ نے روس کا یہ احتجاج مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ امریکہ کی تشویش بلاجواز ہے اور یہ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔ بھارت پر امن مقاصد کے لئے ایٹمی ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق روس نے بھارت کو ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم کرنے سے متعلق امریکی تشویش کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ بھارت کو فراہم کئے جانے والے ایٹمی پلانٹ فوجی مقاصد کے لئے نہیں ہیں۔

روس کی یہ مجبوری ہے کہ سابق سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد روس اب ایک مختصر ملک رہ گیا ہے اور اس کے وسائل اس کو اتنی بڑی فوج رکھنے کی اجازت نہیں دے رہے۔ روس سخت مالی مشکلات کا بھی شکار چلا آرہا ہے۔ یہ وہ وجہ تھی جس کے نتیجہ میں سوویت یونین ٹوٹا تھا۔ لیکن اس کے باوجود روس کی معیشت نے سنبھالا نہیں لیا۔ حالات میں کبھی بہتری ہوتی بھی ہے تو اتنی معمولی کہ اسے دوام نہیں ملتا۔

روسی فوج اس صورت حال سے سب سے زیادہ متاثر ہے روس کو فوج کے اخراجات کے لئے رقم کی ضرورت ہے لہذا وہ اپنی ایٹمی ٹیکنالوجی بیچ کر رقم حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

روس کی افواج کی جو حالت ہے اس کا اظہار روسی وزیر دفاع ریگور راجر زف نے کھل کر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ روسی مسلح افواج کی کارکردگی اس حد تک گر گئی ہے کہ اب ایٹمی ہتھیار بھی قابل بھروسہ نہیں رہے۔ فوج کے لئے رقم کی کمی نے افواج کے حوصلے پست کر دیئے ہیں۔ اور جنگ کے لئے مستعدی کو کم کر دیا ہے۔ اور کمان اور کنٹرول سنٹرز کو نقصان پہنچایا ہے۔ روسی ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ روس اپنے اعلیٰ ہتھیاروں کی تیاری میں اب امریکہ کے ساتھ مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔

OOO

بوفورس سکینڈل ایک بار پھر

بھارت کے آنجہانی وزیراعظم راجیو گاندھی کی زندگی میں ان پر جو الزامات لگتے تھے ان میں بوفورس توپوں کی خریداری کا سکینڈل بے حد نمایاں تھا۔ آں جہانی پر الزام تھا کہ انہوں نے ان توپوں کی خریداری میں کمیشن حاصل کیا ہے۔ سویڈن سے ان توپوں کی خریداری کے معاملے کو راجیو گاندھی نے بڑی مشکل سے دبایا تھا لیکن اب بھارت کی دیوی گاؤڑا حکومت نے یہ مسئلہ پھر سے اٹھا دیا ہے۔ اس سے بھارتی کانگرس حکومت سے ناراض ہو گئی ہے۔ کانگرس کے اہم لیڈروں اور خود سابق وزیراعظم نرسیمار اؤ پر رشوت کے جو الزامات لگے ہیں انہوں نے کانگرس کی مقبولیت کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اب کانگرس یہ نہیں چاہتی کہ ایک اور الزام پھر سے اٹھا کر ان کی شہرت کو مزید خراب کیا جائے۔ بھارتی کانگرس یہ جتن کر رہی ہے کہ وہ عوام میں اپنی بگڑی ہوئی ساکھ پھر سے بحال کرے۔ اور جب تک اس کی سیاسی پوزیشن پہلے سے بہتر نہیں ہو جاتی وہ نئے انتخابات کا رسک نہیں لے سکتی۔ اس وجہ سے وہ گاؤڑا حکومت کی حمایت پر مجبور ہے۔ کیونکہ اگر یہ حکومت نہ رہی تو یا تو بی جے پی حکومت بن جائے گی اور یا نئے انتخابات ہوں گے۔ فی الحال کانگرس کو یہ دونوں صورتیں قبول نہیں کیونکہ گاؤڑا حکومت جیسی بھی ہے بی جے پی کی انتہا پسند حکومت سے بہرحال بہتر ہے۔ اور کانگرس کی سیاسی ساکھ تو اتنی گر چکی ہے کہ نئے انتخابات میں کامیابی کا کوئی امکان نہیں اس لئے ابھی نئے انتخابات کروانا بھی ان کے مفاد میں نہیں۔

OOO

ایکویڈور میں خاتون صدر

ایکویڈرو کے صدر کو ملک کی پارلیمنٹ نے اقتدار سے ہٹا دیا۔ تو انہوں نے اقتدار چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اس سے ملک میں آئینی بحران پیدا ہو گیا۔ سڑکوں پر صدر کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ آخر کار ملک کی نائب صدر نے جو ایک خاتون ہیں ملک کا اقتدار سنبھال لیا ہے۔ ان کی کوشش ہے کہ وہ ملک میں امن قائم کریں اور ملک میں جو آئینی بحران پیدا ہو گیا ہے اس کا حل نکالیں۔ ایکویڈور میں کیمونسٹوں کا بھی بڑا زور ہے۔ لیکن لاطینی امریکہ کے ممالک میں کسی کیمونسٹ کا اقتدار امریکہ کو قابل قبول نہیں ہو گا۔

OOO

جنوبی افریقہ کی آزاد پالیسی

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا اس سے قبل بھی عالمی سطح پر امریکہ کی بالادستی کو چیلنج کرتے رہتے ہیں۔ پہلے انہوں نے امریکہ کے شدید دشمن ایران سے تعلقات بڑھائے تو امریکہ بڑا جز بز ہوا۔ لیکن انہوں نے پامردی سے امریکی دباؤ کو مسترد کر دیا تھا۔ اب انہوں نے شام کو اسلحہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ صدر منڈیلا نے عربی زبان کے اخبار الحیات کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا ملک کسی بیرونی دباؤ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے شام کو اسلحہ فروخت کرے گا۔ امریکہ نے جنوبی افریقہ کے اس فیصلے پر کڑی تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ شام عالمی دہشت گردی کی حمایت کرتا ہے۔ اس لئے اس کو اسلحہ فروخت کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔ امریکہ نے جنوبی افریقہ کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے شام کو اسلحہ فروخت کیا تو امریکہ اس کی امداد بند کر دے گا۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 15- فروری 1997ء

- 12-00 رات- جرمن پروگرام۔
- 1-00 اردو کلاس (نیا)۔
- 2-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
- 2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
- 4-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل لندن یو- کے- 14-2-97 (دوبارہ)۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
- 6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
- 7-00 (صبح) بیت بازی- سرگودھا- کراچی (دوبارہ)۔
- 8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
- 9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر اور کوئز پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی۔
- 10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 11-2-97 (دوبارہ)۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
- 12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن- 14-2-97 (دوبارہ)۔
- 1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
- 1-45 لقاء مع العرب۔
- 2-50 اردو کلاس-(دوبارہ)۔
- 3-50 بنگلہ پروگرام۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
- 5-30 چینی زبان سیکھئے۔
- 6-00 مجلس سوال و جواب- حضرت صاحب کے ساتھ محمود ہال لندن- یو- کے- 11-1-86۔
- 7-30 (رات) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 15-2-97
- 8-30 کینیڈا ڈسک- انٹرویو مولانا محمد احمد جلیل (حصہ 6)۔
- 9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
- 10-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں۔

اتوار 16- فروری 1997ء

- 12-00 رات- جرمن پروگرام۔
- 1-00 اردو کلاس (نیا)۔
- 2-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن۔
- 3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 15-2-97 (دوبارہ)۔
- 4-00 چینی زبان سیکھئے۔
- 4-30 حکایات شیریں (نیا)۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
- 6-00 لقاء مع العرب۔
- 7-00 (صبح) کینیڈا ڈسک- انٹرویو مولانا محمد احمد جلیل صاحب (حصہ 6) (دوبارہ)۔
- 8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
- 9-00 چینی زبان سیکھئے۔
- 9-30 حکایات شیریں۔
- 10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 15-2-97 (دوبارہ)۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔
- 12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام خطبہ 1-12-95۔
- 1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن۔
- 1-45 لقاء مع العرب۔
- 2-50 اردو کلاس-(دوبارہ)۔
- 3-50 بنگالی پروگرام۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
- 5-30 چینی پروگرام۔
- 6-00 مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ۔
- 7-30 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
- 8-30 اراؤنڈ دی گلوب- روزنامہ الفضل ربوہ کے دفتر کی سیر۔
- 9-00 لقاء مع العرب۔
- 10-00 البانین پروگرام۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر- تقریری مقابلہ ناصرات الاحمدیہ۔

OOO

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم میاں خیر دین احمدی صاحب ڈیرہ غازی خان کی بیٹی عزیزہ رشیدہ یاسمین صاحبہ بعارضہ بخار لاہور میں بیمار ہیں۔ کئی دنوں سے بخار نہیں اتر رہا۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبد القدیر کوکب صاحب بیکن ہاؤس راولپنڈی کی والدہ صاحبہ ایک ماہ سے گلے اور پیٹ اور سانس کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور ایوان محمود ربوہ کی نواسی عزیزہ رمیزہ نصیر چند دنوں سے خون میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد خان صاحب لودھی برین ہیمرج کے شدید حملہ کے نتیجہ میں چلنے پھرنے سے معذور ہیں اور صحیح طور پر بولنے سے بھی معذور ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر ایڈیشنل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں لکھتے ہیں۔

مکرم چوہدری عبد الحق صاحب آف ناصر آباد' ربوہ دل کے عارضہ کے باعث بیمار ہیں۔ دل بڑھا ہوا ہے۔ عام جسمانی کمزوری بھی ہے۔ احباب سے ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ محلہ دار البرکات ربوہ لکھتی ہیں۔ میرے بہنوئی مکرم شیخ مظفر حسن صاحب آف لاہور کینٹ کا بائی پاس اپریشن پنڈی میں 30۔ جنوری 97ء کو کامیابی سے ہو گیا تھا۔ لیکن بعد میں چند پیچیدگیاں پیدا ہو گئی تھیں جن کی وجہ سے خاصی تکلیف رہی۔ وہ ابھی تک ہسپتال میں ہیں۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

○○○

اعلان دار القضاء

○ (مکرم پرویز اقبال صاحب بابت ترکہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ)

مکرم پرویز اقبال صاحب ابن مکرم صوفی علی محمد صاحب (وفات یافتہ) ساکن مکان نمبر 3/17 محلہ دار الیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان قطعہ نمبر 3/17 واقع محلہ دار الیمن غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ (دختر)
(2) محترمہ حنیفہ کوثر صاحبہ (دختر)
(3) محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ (دختر)
(4) مکرم لیاقت علی خان صاحب (پسر)
(5) مکرم اعجاز نوید صاحب (پسر)
(6) مکرم جاوید اقبال صاحب (پسر)
(7) مکرم پرویز اقبال صاحب (پسر)
(8) مکرم صوفی ظفر اقبال صاحب (پسر)
(9) مکرم صوفی نوید اقبال صاحب (پسر)
(10) محترمہ شبانہ رحمان (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

○○○

اعلان

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد نے اپریل 1996ء سے بے روزگار M.Sc /Ph.D/ M.Phil مکمل کرنے والے طلبہ کے لئے مالی امداد کا اعلان کیا ہے۔ یہ امداد فزکس۔ کیمسٹری۔ حیاتیاتی سائنسز۔ زو آلوجی۔ باٹنی۔ فارمیسی۔ میتھ۔ شماریات۔ معاشیات۔ الیکٹرانکس۔ کمپیوٹر سائنس۔ ارتھ سائنسز۔ ایگریکلچر۔ VET سائنسز اور انجینئرنگ میں مندرجہ بالا ڈگری مکمل کرنے والے طلبہ کے لئے ہے۔ تفصیل کے لئے نظارت تعلیم سے رجوع کریں یا خط لکھیں درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 فروری 97 ہے۔

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے 2 سالہ ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ امیدواران کے لئے انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ مضامین کے ساتھ پاس کی ہونی لازمی ہے اور کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے لازماً درج ذیل ڈگریوں میں سے کسی ایک کا بھی حاصل کیا ہونا چاہئے۔

1- .B.Sc میں فزکس' جنرل ریاضی' ریاضی A اور B' شماریات 2- .M.Sc میتھ۔ 3- فزکس یا شماریات میں ایم ایس سی 4- .B.Sc انجینئرنگ 5- بی ایس سی کمپیوٹر سائنس داخلہ فارم وغیرہ 100 روپے کے عوض شعبہ سے دستیاب ہیں۔ یا مبلغ 150 روپے کا کراسڈ بنک ڈرافٹ یا پے آرڈر جو HBL یونیورسٹی برانچ سے قابل حصول ہو ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

اوپن سیٹ کے لئے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5- مارچ 97ء ہے اور سیلف فنانس پر بھی سیٹیں آفر کی جا رہی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

○○○

تحریک جدید

○ ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا' نصف' تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

○○○

واقفین نو

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ (دین حق) کی ایک صدی غلبہ (دین حق) کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 1987-4-3)

○○○

والدین واقفین نو پر گہری نظر رکھیں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اگر اب ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔

(از وکالت وقف نو)

○○○

ضرورت خواتین ٹیچر

○ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن میں پڑھانے کے لئے خواتین ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ایسی خواتین جو اکیڈمی میں پڑھانے کی خواہش مند ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن دفتر نظارت تعلیم میں 97-2-25 تک بھجوائیں۔

سائنس ٹیچر- ایم ایس سی۔ زو آلوجی / باٹنی / کیمسٹری / بیالوجی / فزکس یا بی ایس سی۔ فزکس' کیمسٹری' ریاضی کیمسٹری' زو آلوجی' باٹنی B.Ed ہو تو بہتر ہے۔

انگلش ٹیچر- ایم اے انگلش / بی اے انگلش لٹریچر- B.Ed ہو تو بہتر ہے۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

○○○

پریذیڈنٹ ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت سکالرشپ

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد نے B.Sc اور M.Sc میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو طالبات کے لئے پریذیڈنٹ ٹیلنٹ (Talent) فارمنگ سکیم کے تحت سکالرشپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ سکالرشپ فزکس' کیمسٹری' باٹنی' زوالوجی' مائیکروبیالوجی' بایو کیمسٹری' فزیالوجی' میتھ' شماریات' اکنامکس' کمپیوٹر سائنس جیسے مضامین کے لئے دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کے بارے میں مکمل معلومات اور درخواست فارم نظارت تعلیم میں مہیا ہیں۔ طلباء و طالبات فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کر کے فارم حاصل کریں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 فروری 97ء ہے۔

بقیہ صفحہ 4

ہیں چاہے اس کی وجہ اس جماعت کے حلقہ کا محدود ہونا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ہر مذہب جب تک محدود رہا۔ اس میں اچھے لوگوں کی کثرت رہی۔ اور جب اس نے وسعت اختیار کی۔ تو اس میں غلاظت بھی بڑھتی چلی گئی۔ چنانچہ فسادات کے زمانہ میں زندگی اور موت کی کشمکش سے بے نیاز ہو کر قادیان کے کئی سو احمدی حضرات کا قادیان میں موجود رہنا اور اپنی مذہبی عبادت گاہوں اور بزرگوں کے مقبروں کو نہ چھوڑنا۔ ان کی بلندی کا بہت بڑا ثبوت تھا۔ اور اب ان لوگوں نے سیلاب کے زمانہ میں ضلع گورداسپور کے دیہاتیوں کی جو خدمت انجام دی۔ اسے بھی ان کے مذہبی شعار کی بلندی قرار دیا جا سکتا ہے۔ جس کی ہر شخص سے توقع نہیں کی جا سکتی ہماری خواہش ہے۔ کہ یہ حضرات آئندہ بھی اس طرح ہی خدا کی مخلوق کی خدمت کو ایک فرض سمجھ کر انجام دیں۔ اور جہاں تک بھی ممکن ہو اس خدمت اور فرض کو پروپیگنڈا سے دور رکھا جائے۔ کیونکہ اگر خدمت' فرض یا سروس کے ساتھ پروپیگنڈا کی آلائش بھی شامل ہو۔ تو اس کا اثر فرض شناسی اور خدمت گزاری پر اچھا نہیں پڑتا۔

(ریاست 21۔ نومبر 1955ء)

○○○

خبریں

ربوہ: 13 - فروری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے مرتضیٰ بھٹو قتل کیس کا تحقیقاتی ٹریبونل ختم کرنے کی ہدایت کردی ہے۔ بے نظیر نے صدر کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ آپ نے وزیر اعلیٰ سندھ کو ہدایت کردی ہے کہ ٹریبونل ختم کردیا جائے۔ نگران وزیر اعلیٰ سندھ کو بھی اسی مقصد کے لئے اسلام آباد بلایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس تفتیش کئی بار تبدیل کئے جانے کے باوجود تفتیشی ٹیموں نے میرے شوہر اور سابق وزیر اعلیٰ سندھ پر فرد جرم عائد کرنے سے انکار کردیا ہے۔ اصل قاتلوں کو بچانے کے لئے یہ ڈرامہ کیا گیا۔ انہوں نے صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ ٹریبونل کو تحقیقات جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔ صدر کے نام اس خط کی نقول سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور مسلح افواج کے سربراہوں کو بھی بھیجی گئی ہیں۔

یاد رہے کہ سپریم کورٹ کے ایک جج اور سندھ ہائی کورٹ کے دو جج صاحبان پر مشتمل ایک ٹریبونل اس قتل کی تحقیقات کر رہا ہے اور بڑی تعداد میں گواہوں کے بیانات قلم بند کئے جا چکے ہیں۔ خود محترمہ بے نظیر بھٹو بھی اس ٹریبونل کے روبرو پیش ہونے والی ہیں۔ یہ تحقیقات کھلی عدالت میں ہو رہی ہے۔ اور اخبارات اس کے گواہوں کے بیانات کی تفاصیل شائع کر رہے ہیں۔

○ پارٹی رہنماؤں سے اہم مشوروں کے بعد نواز شریف نے آرمی کے سربراہ سے ملاقات کی تھی۔ قومی سلامتی کے معاملے میں اہم امور پر غور کیا گیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کی عام انتخابات میں کامیابی کے بعد ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ پاکستانی روپیہ ڈالر اور پاؤنڈ کے مقابلے میں مستحکم ہوگیا ہے۔ سرمایہ کاروں کے اندازے غلط ثابت ہو جانے پر کاروبار بند کردیا گیا۔ دونوں مستحکم کرنسیوں کی زبردست بے قدری ہو رہی ہے۔ روپیہ پر اللہ کی رحمت ہو رہی ہے۔

○ نواب اکبر بگٹی نے بتایا ہے کہ حکومت سازی کے لئے بلوچستان نیشنل پارٹی سے بعض نکات پر اتفاق رائے ہوگیا ہے۔ جمعیت العلمائے اسلام سے بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی وزارت اعلیٰ پر کوئی جھگڑا نہیں۔

○ جن کامیاب امیدواران نے اپنی جائیدادوں کے گوشوارے داخل نہیں کئے وہ اپنی رکنیت کا حلف نہیں اٹھا سکیں گے۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں کے کل 700 میں سے 400 نے گوشوارے داخل کردیئے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے پاکستان ٹیلی وژن سے سیاسی پارٹیوں کے اشتہارات کی تفصیل طلب کرلی ہے۔ الیکشن کمیشن نے قومی و صوبائی اسمبلیوں سے 5 حلقوں میں دوبارہ گنتی کا حکم دیا ہے۔

○ گنتی دوبارہ ہونے پر سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق صوبائی اسمبلی کے رکن قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کی کامیابی کا اعلان رات گئے ہونے پر جھنگ شہر ہوائی فائرنگ سے گونج اٹھا۔

○ لاہور کے نواحی قصبے کرباٹھ کے قریب موٹر سائیکل بی آر بی نہر میں گر گئی پل میں چھ فٹ کے قریب چوڑا سوراخ تھا۔ موٹر سائیکل گرنے سے نوجوان لڑکی اور دو کم سن بھائی ڈوب گئے۔

○ ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے جریدے فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے لکھا ہے کہ بے نظیر بھٹو نواز شریف حکومت کو چیلنج کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ الیکشن میں دھاندلی کے بارے میں سابق وزیر اعظم کے الزامات کو بین الاقوامی مبصرین نے بالکل مسترد کردیا ہے۔

○ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں عید کے ایام میں 21 ڈاکے ڈالے گئے۔ ایک کروڑ کی نقدی، زیورات، گاڑیاں اور قیمتی سامان لوٹ لیا گیا۔ ایک مقامی اخبار کے دفتر سے کمپیوٹر اٹھا لئے گئے۔

○ بلاول ہاؤس میں پیپلزپارٹی اور مذہبی جماعتوں کے مشترکہ اجلاس میں حالیہ الیکشن میں شکست پر غور کیا گیا۔ صدارت محترمہ بے نظیر بھٹو نے کی۔ مولانا فضل الرحمان شامل ہوئے۔ آئندہ کے لئے لائحہ عمل طے کرلیا گیا۔

○ نگران وزیر دفاع مسٹر شاہد حامد نے کہا ہے کہ امید ہے کہ صدر لغاری اور نواز شریف میں اختلافات پیدا نہیں ہوں گے۔ 58(2)بی کے بغیر صدر بے بس ہوگا۔

○ نگران وزیر اعظم کے اقتصادی امور کے مشیر مسٹر شاہد جاوید برکی کے ایک دوست نے انکشاف کیا ہے کہ مسٹر برکی حکومتی مشیر مقرر ہونے کے بعد شدید قسم کے نفسیاتی مریض بن چکے ہیں۔ ایسا مریض طاقت اور دولت کے نشے میں مختلف اوہام کا شکار ہو جاتا ہے جس کا باقاعدہ علاج کرایا جانا چاہئے۔

○ فیصل آباد میں چار ڈاکوؤں نے 40 فوجی افسر اور جوان لوٹ لئے اہم کاغذات بھی ساتھ لے گئے۔ فوجیوں کی بس اوکاڑہ سے فیصل آباد جا رہی تھی کہ ویران جگہ پر ڈاکوؤں نے بس روک کر لوٹ لی۔

○ پنجاب اسمبلی کا اجلاس 18 فروری کو طلب کرلیا گیا ہے۔ وزارت اعلیٰ کے لئے چوہدری پرویز الٰہی کا نام سرفہرست ہے۔ نواز شریف نے کہا ہے کہ شہباز شریف ذاتی طور پر امیدوار نہیں ہیں۔ تاہم اس بارے میں ایک دو روز میں فیصلہ کرلیا جائے گا۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے گھر پر پولیس چھاپے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ انہوں نے حکومت سندھ سے جواب طلبی کی ہے۔ صوبائی حکومت نے چھاپے سے انکار کیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں وزیر اعلیٰ پر اعتماد اور عدم اعتماد اور سپیکر کے انتخاب کا طریقہ کار تبدیل کردیا گیا ہے۔ یہ طریقہ کار پنجاب اسمبلی کے 18 فروری کے اجلاس میں اختیار کیا جائے گا۔ نئے طریق کار کے مطابق ہر رکن کا ووٹ ریکارڈ کیا جائے گا۔ ارکان اسمبلی کے نام ایک ایک کر کے پکارے جائیں گے۔ اور ان کا ووٹ درج کرنے کے بعد ان کا نام فہرست سے کاٹا جائے گا۔ اس طرح سے ارکان کی کل تعداد شمار کی جائے گی۔

○ چیف احتساب کمشنر ریٹائرڈ جسٹس غلام مجدد مرزا نے کہا ہے کہ انہیں کسی طرف سے احتساب کا عمل روکنے کی ہدایت نہیں ملی۔ انہوں نے کہا کہ بدعنوان عناصر اور قومی دولت لوٹنے والوں کے خلاف احتساب کا عمل جاری رہے گا۔

○ کراچی جانے والی سپر ایکسپریس چک جھمرہ کے قریب بڑے حادثے سے بال بال بچ گئی۔ ایک ڈبہ پٹڑی سے اتر گیا تو ڈرائیور نے ایمرجنسی بریک لگا کر گاڑی روک لی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ شرح خواندگی بڑھانے کے لئے نجی تعلیمی اداروں کو ٹیکس سے مستثنیٰ ہونا چاہئے۔ پاکستان تعلیمی میدان میں ساری دنیا سے پیچھے ہے۔

○ لاہور میں بسنت کے تہوار پر پابندی عائد کرنے کے لئے درخواست کی سماعت کے دوران لاہور ہائی کورٹ نے ڈی سی کو طلب کرلیا ہے اور چیف سیکرٹری اور آئی جی پنجاب کو لاہور میں موجود رہنے کی ہدایت کی ہے۔ وفاقی حکومت سے بھی رپورٹ مانگ لی گئی ہے۔ درخواست گزار کا کہنا ہے کہ اس تہوار سے پتنگیں اڑانے والوں کی وجہ سے لوگوں کا سکون برباد کردیا جاتا ہے۔ سرکاری لاء آفیسر نے کہا کہ اس پابندی سے بہت سے لوگ بے روزگار ہو جائیں گے۔

○ محکمہ واپڈا کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ دھات کی ڈور سے پتنگ اڑانے والوں کی بجلی کاٹ دی جائے گی۔ واپڈا کا تمام عملہ ایکسیئن ایس ڈی او اور عملہ گشت کرے گا دھات کی ڈور والے پتنگ باز پر بھی مقدمہ ہوگا۔

○ میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ پرویز الٰہی اور میں یک جان دو قالب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ الیکشن میں لوگوں کا جذبہ دیکھ کر خوف آیا۔ امن و امان کی صورت حال بہتر بنائیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے لاہور کے دورے کے دوران پارٹی کے عہدیداروں میں تبدیلی ہونے کا امکان ہے۔ نئے سیکرٹری جنرل کے طور پر اعتزاز احسن اور پنجاب کی صدارت کے لئے راؤ سکندر اقبال، جہانگیر بدر یا فیصل صالح حیات کا نام لیا جا رہا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں کہیں جمہوریت ہے تو پاکستان میں ہے۔ عوام بددیانت سیاستدان کو قبول کرنے پر تیار ہیں۔ لیکن مارشل لاء انہیں کسی بھی طور پر قبول نہیں آج جس بدعنوانی کے باعث سیاستدان بدنام ہیں ان کی جڑیں 1985ء کے غیر جماعتی انتخابات میں ہیں۔ انتخابی نتائج سامنے آئے تو ظاہر ہوگیا کہ عوام نے احتساب کیا ہے اور عوام ہی صحیح احتساب کرسکتے ہیں۔

○ سرحد کی وزارت اعلیٰ کے لئے مسلم لیگ (ن) کی طرف سے سردار مہتاب کو نامزد کردیا گیا ہے۔

سیل - سیل - سیل گرم کپڑا مردانہ
لیڈیز کوٹ برقعہ ریڈی میڈ جارجٹ کی قیمتوں میں
حیرت انگیز کمی فائدہ اٹھائیں
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213161

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی
کریں - پلاٹ یا مکان کی خریداری کیلئے رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 213158

• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت • بغیر ٹانکے کے
جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
ورائٹی واعتماد کا نام
سرمد جیولرز دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ڈیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

خواتین کی
دشمن مرض لیکوریا
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
یونانی سلکوریا
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-264634 فیکس: 0431-219066